مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم اول و ثالث علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ؛
جمعہ گذشتہ کو انجمن ارشاد کا جلسہ زیر صدارت حافظ روشن علی صاحب بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں بموجودگی حضرت خلیفۃ المسیح ہوا۔ جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری نے عربی میں "برکات اسلام" پر مولوی اللہ دتا صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ نے صداقت مسیح موعود از روئے احادیث پر اور میاں عبد الرحیم صاحب مالابار طالب علم ہائی سکول نے صداقت مسیح موعود از روئے قرآن کریم پر اردو میں تقریریں کیں۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح نے تقریروں پر ریویو فرمایا۔
جناب چودہری فتح محمد صاحب کے ہاں خدا تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے صالح محمد نام رکھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔
ایام زیر رپورٹ میں دو دفعہ تھوڑی تھوڑی بارش ہوئی ؛

الفضل کی نویں جلد ختم

ناظرین کرام! اس پرچہ کے ساتھ الفضل کی نویں جلد ختم ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل ہے کہ اس نے ہم ناکاروں سے ایک یہ خدمت لی۔ ایڈیٹوریل سٹاف نے بہتر سے بہتر مضامین بہم پہنچانے کی کوشش کی۔ اور آپ سال حال کے فائل کی ورق گردانی کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ مذہبی، سیاسی، تمدنی، اخلاقی ہر قسم کے مضامین شایع ہوئے۔ خطبات جمعہ و نکاح کا خصوصیت سے التزام رہا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری بھی چھپتی رہی۔ جو بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ گویا ناظرین الفضل گھر بیٹھے دار الامان کا لطف اٹھاتے رہے

اسکے علاوہ ہر پیش آمدہ تحریک پر احمدی جماعت کی صحیح رہنمائی کی گئی۔ اور ہمارے بھائیوں کا قدم حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات کے ماتحت جادۂ حق پر قائم رہا۔ ملکی۔ قومی۔ سیاسی واقعات پر رائے زنی ہوتی رہی۔ اور حتی الوسع ہر موقعہ پر تبلیغ سلسلہ کی گئی۔ اسلام و احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کے اعتراضوں کی تردید میں بیش بہا مضامین لکھے گئے۔ غرض ہر پہلو سے الفضل کو مکمل بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا ؛

علاوہ مینیجر نے آمد کو نظر انداز کرتے ہوئے اچھے کاغذ پر خوشخط عمدہ چھپوائی کے ساتھ ٹھیک وقت پر اخبار پہنچانے کا سال بھر اہتمام رکھا۔ اور سردیوں میں صبح سویرے اور گرمیوں میں شام کے بعد تک کام

کیا۔ بمطبع سے اگر اخبار چھپنے میں دیر بھی ہو گئی۔ جو قادیان میں کئی وسائل کی وجہ سے بہت دفعہ ہوتا ہے۔ تو بھی پوری جد و جہد کر کے ڈاکخانے میں وقت پر اخبار پہنچا دیا گیا۔

باوجود ہمارے دوستوں نے (مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے) الفضل کی توسیع اشاعت میں کوئی قابل کوشش نہیں۔ رجسٹر ڈاک روانگی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے سال انہی تاریخوں میں جتنا الفضل جاتا تھا۔ اس سے کوئی پچاس پرچے زائد اس سال کی انہی تاریخ میں روانہ ہوئے۔ اور یہ کوئی ہمت بندھانے والی بات نہیں۔ حالانکہ ناظرین کرام خوب جانتے ہیں کہ الفضل ہی سلسلہ احمدیہ کا واحد آرگن ہے۔ اور یہی حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات و تقاریر و کلمات طیبات کے محفوظ رکھنے اور تمام دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیہ مشنوں اور مبلغوں کے کام کی رپورٹیں معلوم کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ پس جس قدر بھی اس کی توسیع اشاعت ہو گی۔ اسی قدر ہمارا فرض تبلیغ ادا ہو گا۔ ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ کوئی شخص اس کی خریداری سے خالی نہ رہے۔ بعض زمیندار اچھے صاحب حیثیت ہیں۔ استطاعت رکھتے ہیں۔ مگر سمجھتے ہیں کہ اخبار خریدنا ہمارا کام نہیں۔ حالانکہ وہ اخبار منگوا کر کسی پڑھے ہوئے سے سن سکتے۔ بلکہ کسی غیر احمدی سے پڑھوا کر اسے بذریعہ تبلیغ بھی کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی بعض مقامات میں ایک ہی اخبار کافی سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ہر صاحب استطاعت کو اخبار منگوانا چاہیئے۔ اور بڑے بڑے شہروں میں تو الفضل کی ایجنسیاں قائم ہونی چاہیئیں۔ جیسی کہ شملہ میں ہے۔ لاہور۔ فیروزپور۔ سیالکوٹ کے دوستوں کو بالخصوص توجہ چاہیئے۔ اس طرح اپنے احمدی بھائیوں کو بھی سہولت ہو گی اور کچھ پرچے غیر احمدیوں پر فروخت بھی کئے جا سکتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب میری گذارش کی طرف پوری توجہ دیں گے اور الفضل کو اپنی شان و ضرورت کے مطابق خرید فرمائینگے۔ جس سے وہ کم از کم اپنا خرچ آپ ادا کرنے کے قابل تو ہو جائے۔ آپ لوگوں کو کیا معلوم کہ کس کفایت اور کارکنوں کے ایثار سے کام چلایا جا رہا ہے۔ اشتہارات کے بہم پہنچانے میں بھی ہمارے احباب توجہ فرمائیں۔

(مینیجر الفضل قادیان)

اخبار احمدیہ

چندہ خاص جماعت کھیوا ضلع لائل پور میں اسوقت ہیں تو دس گیارہ گھر احمدیوں کے۔ مگر سوائے ایک دو کے سب کے سب نئے احمدی اور غریب احباب ہیں۔ چندہ خاص میں جو انھوں نے حصہ لیا ہے۔ وہ نئے اور غریب جماعت ہونے کی صورت میں قابل رشک ہے۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

نام	رقم
چودھری فضل داد صاحب سکرٹری	ضمر
چودھری غلام محمد صاحب نمبردار	صر
شیخ محمد جعفر صاحب	صر
شیخ محمد حیات صاحب کفش دوز	صر
میاں اروڑا صاحب ماشکی	صر
ولد کا دل محمد صاحب ماشکی	صر
محمد رمضان صاحب بافندہ	صر
حیات محمد صاحب نابینا	۱۰/
چودھری حسین بخش صاحب	۶/۸
چودھری نواب خان صاحب	۶/۸
میزان کل	صہ/

ایک استفسار مجھے یاد پڑتا ہے کہ ۱۹۱۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے جبکہ وہ صبح کے وقت درس دیتے تھے۔ قرآن کریم کا درس ابتدا سے شروع کرتے وقت چند ایک زرین اصول ترجمہ وغیرہ کے متعلق ارشاد فرمائے تھے۔ اور بعض اصحاب نے انکو قلمبند کیا تھا۔ اگر وہ نوٹ کسی صاحب کے پاس محفوظ ہوں تو وہ براہ مہربانی مجھے تحریر فرماویں۔ کیونکہ مجھے ان کا ازحد اشتیاق ہے۔

مخدوم محمد ایوب ساکن کوٹ احمدی والہ ضلع شاہ پور

احمدیہ سٹور کے متعلق حصہ داران ناظر صاحب امور عامہ کو بجائے بیت المال مخاطب فرمایا کریں۔ کیونکہ گو روپیہ خزانہ میں رہتا ہے مگر انتظام تجارت اور واپسی رقوم کا اختیار کلیتاً ناظر صاحب امور عامہ کو ہے۔ ناظر بیت المال۔ قادیان

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت کا اعلان کسی کتاب کا بغیر ٹائٹل بیچ کے بیچنا یا خریدنا دونوں قانوناً جرم ہیں۔ بک ڈپو نے حال ہی میں نئی کتابوں یعنی عرفان الرحمٰن۔ فریاد درد۔ ترغیب المومنین۔ تجلیات الٰہیہ کا اعلان کیا ہے۔ کوئی شخص ان میں سے جو بغیر ٹائٹل پیج فروخت کریگا۔ اس کا ذمہ وار بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نہ ہو گا۔ نائب ناظر تالیف و اشاعت قادیان

ڈیرہ دون میں تبلیغ جناب مولوی عمر الدین صاحب شملوی ابھی کے رخصتانہ کی تقریب پر یہاں آئے تھے۔ ہم نے آپ سے درخواست کی تھی۔ اسلئے آپ بغرض تبلیغ چند روز پہلے آ گئے تھے۔ چنانچہ ۱۶ر جون کو فضیلت اسلام پر لیکچر دیا۔ جس کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود کی بعثت کو پیش کیا۔ غیر احمدی احباب سے بعد اختتام لیکچر تبادلہ خیالات کیا گیا۔ ۱۷ر جون کو آریہ صاحب سے مناظرہ ہوا۔ حاضرین بہت محظوظ ہوتے۔ خاکسار غلام نبی احمدی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ دون

ایک ضروری اصلاح الفضل ۵ر جون صفحہ ۹ پر ایک اشتہار بعنوان ایک مکان رہن باقبضہ ملتا ہے" چھپا ہے۔ اسمیں ایک فقرہ ہے کہ مکان پندرہ روپیہ ماہوار کرایہ پر چڑھا ہوا ہے جس کی گارنٹی دی جا سکتی ہے۔" "گارنٹی دی جا سکتی ہے" کا صرف یہ مطلب تھا۔ کہ مکان کی موجودہ حیثیت بتا دی جائے کہ وہ کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ اور اس کا یقین دلایا جا سکتا ہے۔ یہ شرط نہیں کہ بہرحال پندرہ روپیہ کرایہ کی ذمہ داری ہے۔ اس قسم کی شرط تو رہن میں جائز نہیں۔ بلکہ نفع و نقصان ہر دو صورت کی منظوری پر رہن ہوتا ہے۔ مینیجر الفضل قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - مورخہ ۲۹ جون ۱۹۲۲ء

تبلیغ اسلام میں سستی

دسمبر کے جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بڑے زور سے فرمایا تھا۔ کہ اس سال ہماری جماعت اس بات کی کوشش کرے۔ کہ جماعت سال میں دگنی ہو جائے۔ اس کی ایک ترکیب یہ بتلائی گئی تھی۔ کہ ہر ایک احمدی یہ کوشش کرے۔ کہ کم از کم ایک شخص اس کے ذریعہ جماعت میں داخل ہو۔ لیکن میں بڑے افسوس سے اس بات کو جماعت کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ پہلے چار ماہ میں یعنی سال کا ثلث حصہ گذر جانے پر ہندوستان میں صرف ۱۵ سو نئے لوگ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں ۞

اب سال کا قریباً نصف گذر چکا ہے۔ اور تعداد جو ہمارے ذمہ لگائی گئی تھی۔ ۱۵ سو کو اس سے کوئی نسبت نہیں۔ جس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ احباب جماعت نے اس کام کی طرف بالکل توجہ نہیں کی۔ دو سال سے یہ کوشش جاری ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد اس کام میں حصہ لے۔ لیکن باوجود سخت کوشش اور جد و جہد کے ابھی جماعت کے ایسے افراد جو تبلیغ کا حق ادا کرتے ہیں۔ ان کی تعداد ایک فیصدی بھی نہیں۔ میں حیران ہوں۔ کہ ابھی تک دوست کس بات کے انتظار میں ہیں۔ کیا اس بات کا انتظار ہے کہ موت آ جائے۔ تو فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کا کام شروع کریں۔ لیکن مومن کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مرنے سے پہلے ہی مر چکا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ موتوا قبل ان تموتوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:

منا بموتٍ لا یراہ عدونا - بعدت جنازتنا عو احیاً

یا ممکن ہے کہ آپ صاحبان اس بات کے انتظار میں ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل ہو۔ اور آپ کے لئے کام کرے۔ اگر یہ بات ہے تو اس زمانہ مبارک میں اس قدر آیات الٰہیہ نازل ہوئی ہیں۔ کہ یہ عذر بھی باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ کا کلام جو حضرت مسیح موعود پر نازل ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے کان اللہ نزل من السماء۔ کفار اس بات کو مانیں یا نہ مانیں۔ لیکن جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اس مبارک زمانہ نزول مسیح موعود میں اسقدر نشانات ظاہر ہوئے ہیں کہ گویا اللہ تعالیٰ کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ۞

بعض لوگ اس بات کی انتظار میں رہتے ہیں کہ فلاں فلاں کام ہو جائیں۔ تو پھر تبلیغ کا کام شروع کرینگے۔ انکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الھکم التکاثر حتی زرتم المقابر۔ تمہیں زیادتی کی خواہش غفلت میں ڈالے رکھتی ہے۔ یہاں تک کہ تم قبروں کی زیارت کرتے ہو۔ یعنی مر جاتے ہو۔

بات یہ ہے کہ دنیا کے جھگڑے نہ کبھی کسی نے ختم کئے۔ اور نہ ہونگے۔ جھلاوے کی طرح جس قدر ان کو ہم سمیٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی قدر وہ زیادہ پھیلتے ہیں۔ اسلئے ہر ایک احمدی کو چاہیئے کہ جہاں ہو۔ اور جس حالت میں ہو۔ فوراً تبلیغ کا کام شروع کر دے۔ ہر ایک شخص اپنے طرز اپنے رنگ اپنے درجہ اور اپنے علم کے لوگوں کو تبلیغ کرے۔ تاکہ تمناؤں میں فضول وقت ضائع نہ ہو۔ اور جلد کوئی مفید نتیجہ نکل سکے ۞

اس خیال سے کہ ہر ایک احمدی تبلیغ کے کام میں لگ جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ تجویز فرمائی تھی کہ مختلف مقامات پر تبلیغی سکرٹری مقرر کئے جائیں۔ مگر دو سال کی جد و جہد کے بعد اسوقت تک کل ستر کے قریب سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں بھی صرف پندرہ یا بیس ایسے ہونگے جو باقاعدہ کام کرتے ہیں ۞

اسوقت مال کے سکرٹریوں کی تعداد ۳۰۰ ہے لیکن تبلیغ کے سکرٹری اسوقت تک جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے۔ صرف ستر ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قوم محکمہ مال کو تبلیغ پر ترجیح دیتی ہے۔ حالانکہ بات برعکس ہے۔ تبلیغ اصل ہے۔ اور مال صرف تبلیغ کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ چندوں کا کیا فائدہ اگر تبلیغ نہ ہوئی۔ اسی طرح تعلیم و تربیت تبلیغ سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ لیکن چھ ماہ کی کوشش کے نتیجہ میں صرف نصف درجن سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ جماعتیں جب ایک محکمہ کے متعلق ایک کارکن کے مقرر کرنے میں اسقدر سستی سے کام لیتی ہیں۔ تو ان سے کام کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اگر کسی کام کی طرف توجہ ہو۔ اور کام ہو رہا ہو۔ تو اس کے انتظام کا بھی خیال پیدا ہوتا ہے۔

اسکے بعد ایک اور نقص یہ ہے کہ تبلیغی سکرٹری مقرر کرنے کی یہ غرض تھی۔ کہ تاکہ سکرٹری تمام افراد جماعت سے کام لے۔ اور انکو تبلیغ کے لئے تیار کرے۔ لیکن ہوتا یہ ہے۔ کہ سکرٹری تبلیغ خود تو کام کرتا ہے۔ اور باقی لوگوں پر ویسی ہی سستی طاری رہتی ہے ۞

پھر دسمبر کے جلسہ پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ چوہڑوں میں تبلیغ کی جائے۔ اور خاصکر گاؤں میں رہنے والے زمینداروں کو اس طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ مگر ابھی تک ایک چوہڑے کے مسلمان ہونے کی بھی یا ان کو تبلیغ کرنے کی خبر موصول نہیں ہوئی۔ لوگ کہتے ہیں کہ عیسائی لوگ ان کو روپیہ دیکر عیسائی بناتے ہیں یہ صحیح ہے۔ لیکن غریب اور خستہ حال لوگوں کو جن میں روحانی معاملات کے سمجھنے کی اہلیت کم ہے اسطرح کا سلوک کر کے مسلمان بنا لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی حالت بچوں کی طرح ہے۔ اور بچوں کو ایسے سلوک سے نیکی کی طرف لانے میں کوئی ہرج نہیں ۞

ہمارے سامنے جو مشکل ہے۔ اس کا حل سوائے اسکے اور کچھ نہیں۔ کہ ہر ایک احمدی تبلیغ کا کام کرے اسکے بغیر ہمارے مدعا کا حاصل ہونا ناممکن ہے

یہ تجویز کی گئی ہے کہ ہر ایک احمدی اپنے ذمہ کچھ لوگ مقرر کر لے۔ کہ ان کو تبلیغ کریگا۔ اس کے بعد سکرٹری تبلیغ کو اطلاع دے۔ اور ایسے لوگ جو مخصوص کئے جائیں۔ ان میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو، سکھ اور عیسائی بھی ہوں تاکہ کوئی قوم حلقہ تبلیغ سے باہر نہ رہے۔ اعلائے کلمۃ حق میں خاصیت ہوتی ہے۔ کہ مخالفت کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ اور لوگ مخالفت چھوڑ کر مان لیتے ہیں۔ اور یا تباہ ہو جاتے ہیں یا اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دیتا ہے اسلئے انتظام اور ترتیب کے ساتھ ہندوستان کے ہر ایک کونے میں اور ہر ایک فرقہ اور ہر ایک طبقہ کے لوگوں کو پوری طرح پیغام پہنچا دینا چاہیئے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ جس طرح چاہے گا۔ ان سے سلوک کریگا جو ہدایت کے قابل ہونگے۔ انہیں ہدایت دیگا اور جو ہلاکت کے قابل انہیں ہلاک کریگا۔

اب فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ ہر ایک احمدی مقررہ اشخاص کو تبلیغ کرے۔ اور اس کی رپورٹ مقررہ وقفات میں سکرٹری تبلیغ کو پہنچاتا رہے۔ تاکہ اس کو اپنے کام کا محاسبہ کرنے کا موقع ملتا رہے۔ اور تحریروں کے ذریعہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو تمام جماعت کی تبلیغی جد و جہد کا علم ہوتا رہے۔ اور ضروری ہدایات بھی قادیان سے وقتاً فوقتاً ارسال ہوتی رہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ کام کرنے سے غرض ہے سکرٹری یا قادیان میں رپورٹ بھیجنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر یہ ایک دھوکہ ہے۔ اگر دربار خلافت کے علم کے ماتحت اور ہدایات کے مطابق کام نہ ہو اور ہر ایک شخص متفرق طور پر کام کرے۔ تو پھر آپ لوگوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ کیونکہ متفرق طور پر کام کرنیوالوں پر جماعت کا نام صادق نہیں آ سکتا۔ اور نہ ہی جماعت کے برکات ان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں۔ یہ بھی ایک راز ہے جس کو مسلمان بھول گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اس تعلیم کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ زندہ کیا۔ اور عملی جامہ پہنایا۔ سلسلہ میں چونکہ تواتر اور انضباط ہوتا ہے۔ اسلئے کمزور بھی قوی کے برابر کام کرتا ہے اور جو شخص خلیفۂ وقت کے ارشاد اور ہدایت کے مطابق کام کرتا ہے۔ اس کے کاموں میں اللہ تعالیٰ ایسی ہی برکت ڈالتا ہے۔ جیسا کہ خلیفہ کے کاموں میں۔ دیکھو فوج میں جب [illegible] ہوتا ہے۔ تو کمزور بھی ہمت کر کے مضبوط سپاہیوں کے ساتھ منزل پر پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن اگر سپاہیوں کو منتشر ہو جانے دیا جائے۔ اور ان کی اپنی مرضی کے مطابق چھوڑ دیا جائے۔ تو بہت حصہ بھی مقررہ وقت تک منزل مقصود پر نہ پہنچ سکے۔ اسی طرح تبلیغ اسلام ہے۔ پہلے مسلمانوں نے جو اس کو ترک کر دیا۔ اس کی یہی وجہ تھی۔ کہ ان کا کوئی انتظام نہ تھا۔ نہ کوئی نگران حال تھا۔ آہستہ آہستہ آخر سستی پیدا ہو گئی۔ اب اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اس سلسلہ کو جاری کیا ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

اگر ہمارے بھائی اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کام شروع کر دیں۔ تو بجائے ایک کے اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ہزاروں کو سلسلہ میں داخل کرنے کی توفیق دیگا۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ کام شروع ہی نہیں کیا جاتا۔

ہر ایک احمدی کے ذمہ ایک شخص کو احمدی بنانے کی کوشش کرنے کی تجویز اسلئے مقرر کی گئی ہے کہ مبلغین حوصلہ پا کر کام شروع کر دیں۔ ورنہ جب انسان عزم سے اٹھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو غیر معمولی کامیابی دیتا ہے۔ میں نے اس خیال سے ایک شخص کو تبلیغ شروع کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ احمدی ہو گیا۔ اس کے احمدی ہوتے ہی اس کے قریبی رشتہ دار بھی احمدی ہو گئے۔ اور ممکن ہے کہ سال گذرنے سے پہلے اس کے ذریعہ سے جو لوگ احمدی ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ جائے۔

گذشتہ واقعات تو اس کے خلاف ہیں لیکن ظن المؤمنین علی انفسہم خیرا کے مطابق مجھے یقین ہے۔ دوست میری اس التجا کی طرف توجہ کر کے فوراً کام شروع کر دینگے۔ تاکہ تلافی مافات ہو سکے۔ ان تنصروا اللہ ینصرکم۔

والسلام۔

خاکسار:۔ فتح محمد سیال۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

خانۂ خدا کی تعمیر میں سکھوں کی روکاوٹ

ہمارے پاس علاقہ ترنتارن کے ایک گاؤں سرہالی خورد کے ایک صاحب کی طرف سے حسب ذیل چٹھی پہنچی ہے:۔

"میں نے متعدد درخواستیں اپنے دِہ سرہالی خورد علاقہ ترنتارن کے معزز زمینداران کی خدمت میں [illegible]۔ ایک درخواست سکرٹری گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی خدمت میں اور ایک مسلم لیگ کی خدمت میں ارسال کی۔ اور ان میں میں نے عرض کیا۔ کہ ہمارے گاؤں میں جس کے مالکانہ حقوق زمینداران دِہ سکھ قوم کو حاصل ہیں ہم مسلمانوں کو بباعث نہ ہونے مسجد کے نماز پنجگانہ کی ادائگی میں از حد تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ تاحال زمینداران دِہ نہ تو مسجد بنائی جانے پر راضی ہیں۔ اور نہ اذان دیئے جانے پر رضامند۔ حالانکہ میں نے عرصہ تقریباً تین سال سے خشت پختہ اور لکڑیاں اپنے مکان میں برائے تعمیر مسجد رکھی ہوئی ہیں۔ مگر یہ بھی نہیں کہ میرے سکونتی مکان میں ہی مسجد بنائے جانے پر رضامند ہوں۔ چونکہ میری طبیعت جنگ و جدال سے بیزار ہے۔ اور صلح و آشتی سے اس معاملہ کا سلجھاؤ چاہتا ہوں۔ لہذا میری اس درخواست کو اپنے اخبار میں درج فرما کر اپنی طرف سے بھی اور میری طرف سے بھی استدعا کریں۔ کہ کوئی صاحب ذی وقار اس معاملہ خیر کو اپنے ہاتھ میں لیں۔"

رقیمہ نیاز۔ سید محمد احمدی

اس چٹھی پر ہم معزز اور ذمہ وار سکھ صاحبان اکالیان کے اخبارات کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ مذکورہ بالا موضع کے سکھ سرداروں کو تعمیر مسجد میں روکاوٹ ڈالنے سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ معاصر لائل گزٹ جس کی متعدد تحریروں سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس قسم کی روکاوٹوں کے دور کرنے کا اسے خاص طور پر خیال ہے اور مذہبی آزادی کو نہایت ضروری قرار دیتا ہے۔ کیا اس معاملہ کو سلجھا کر اپنے دعوے کو عملی رنگ میں ظاہر کریگا؟

کیا ہندوؤں سے مسلمانوں کا اتحاد اپنی حفاظت کے لئے ہے

"ہندو مسلم اتحاد" کا واقعہ میں کوئی وجود بھی ہے۔ یا نہیں۔ یہ ایک الگ سوال ہے۔ جسے آئے دن کے واقعات حل کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ "اتحاد و اتفاق" کیوں معرض ظہور میں آیا۔ اس کی وجہ آریوں کے نزدیک یہ ہے۔ کہ "رشی دیانند" نے ہندوؤں میں اتنی قوت اور طاقت پیدا کر دی ہے۔ کہ جسکی وجہ سے مسلمانوں کو اپنی حفاظت کی فکر پیدا ہو گئی ہے۔ اور ہندوؤں کی عزت اور عظمت ان کے دلوں میں گھر کر گئی ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار پرکاش (۱۱ رجون ۱۹۲۲ء) لکھتا ہے۔

"رشی دیانند کے پرادربھاؤ سے پہلے ہندوؤں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ مسلمان اور عیسائی ہندو قوم کو جائز شکار مانتے تھے۔ اس لئے ہندو مسلم اتفاق کا لفظ ہی اس سمے تمسخر کی بات تھی۔ رشی دیانند نے ہندوؤں کو جگایا۔ ان کے دل پر ان کے پراچین دھرم کی عظمت کا سکہ بٹھلایا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہندوؤں کا بڑی تعداد میں عیسائی ہونا بند ہوا۔ ہندوؤں کو اپنے دھرم کا فخر ہونا شروع ہوا۔ نہ صرف مسلمانوں کی واپسی شروع ہوئی۔ بلکہ جنم کے مسلمانوں کو آریہ بنانے کا سلسلہ بھی ارمبھ ہو گیا۔ مسلمانوں اور عیسائیوں نے حملے کا خیال چھوڑ دیا۔ اور اپنی رکھشا کے فکر میں لگ گئے مسلمانوں کے دلوں میں ہندوؤں کے لئے عظمت و عزت پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ اور اس حالت کا لازمی نتیجہ ہندو مسلم اتفاق کی صورت میں ظاہر ہوا۔"

ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان ہندوؤں کے خوف اور اپنی حفاظت کی خاطر اتفاق و اتحاد کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اگر فی الحقیقت یہی بات ہے۔ تو مسلمانوں کو دوسرے ممالک کے مسلمانوں کی حفاظت اور استحکام کا فکر کرنے سے قبل اپنی ہستی کی فکر کرنی چاہئیے کیونکہ جو لوگ اپنے حریفوں کی "عظمت" سے مرعوب ہو کر اپنے بچاؤ کے لئے صلح کی خاطر ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ روندے اور ذلیل کئے جاتے ہیں۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی مثال ہے کہ کسی طاقتور فریق نے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اپنی کمزوری اور مخالف کی "عظمت" کا اعتراف کر لیا ہو۔ مساویانہ سلوک کیا ہے۔ اور اس کے حقوق کو ایسا ہی سمجھا ہے۔ جیسا اپنے حقوق کو۔ اگر نہیں۔ تو اب کس طرح امید کی جا سکتی ہے کہ موجودہ "ہندو مسلم اتحاد" جس کی بنا ہندو صاحبان علی الاعلان اپنی عظمت اور مسلمانوں کی کمزوری قرار دے رہے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے کوئی مفید نتیجہ پیدا کر سکیگا۔

لاہور کا قومی کالج اور مسلمان

زمیندار (۱۹ رجون) نے لاہور کے "قومی کالج" کا ذکر کرتے ہوئے جس کی بنیاد لالہ لاجپت رائے نے ڈالی تھی۔ اس بات پر اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ اس میں اسلامی عنصر کی نمایندگی کا کوئی انتظام نہیں سوائے آغا محمد صفدر صاحب کے کسی اور مسلمان کو اس میں شرکت کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔ اور آغا صاحب کے قید ہو جانے کے بعد تو "اسلامی عنصر" بالکل مفقود ہو گیا۔ اب سارے کالج میں صرف دو مسلمان ہیں اور وہ کھڑیوں کا کام سکھاتے ہیں۔

اس گلہ گذاری کے ساتھ ہی زمیندار نے بطور معذرت یہ بھی لکھا ہے کہ "اس تحریک سے مناقشت اور رقابت کے جذبات کو بھڑکانا مقصود نہیں مقصود محض یہ ہے کہ ایک معاملہ جو آئندہ چلکر بہت سی غلط فہمیوں کا سرچشمہ بن سکتا ہے۔ وقت کے گذرنے سے پیشتر درست ہو جائے۔"

وکیل اس کے متعلق کہتا ہے۔ مقصد اس تحریک کا خواہ کچھ ہو۔ اس سے ہندوؤں کے متعلق "بداعتقادی کی بو" ضرور آتی ہے۔ اور ایک کالج کا کیا ذکر اگر نظر کو وسیع کر کے دیکھا جائے۔ تو زندگی کے تمام شعبوں میں یہی کیفیت ہے کہ یعنی مسلمانوں کے حقوق خطرہ میں ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو اپنی حالت کا احساس ہونے لگا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ان میں اپنی شکایات پیش کرنے کی بھی جرات نہیں۔ اور ہمارے نزدیک اسی لئے قومی کالج کے تذکرہ میں دبی زبان سے "زمیندار" نے جو کچھ کہا۔ اس کے متعلق بھی اسے دو تین بار معذرت کرنی پڑی۔

ہم پہلے بھی کئی بار کہہ چکے ہیں۔ اور اب بھی کہتے ہیں کہ مسلمان جب تک اپنے پاؤں آپ کھڑے ہونے کی طاقت پیدا نہ کرینگے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ مسلمان ایک سلک میں منسلک ہو جائیں۔ اس وقت تک زندہ قوم نہیں بن سکینگے۔ کاش مسلمان اس نکتہ کو سمجھیں۔ اور خدا تعالےٰ نے ان کے متحد کرنے کا جو سامان کیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

خطبہ جمعہ سامعین کی زبان میں ہونا چاہئیے

قسطنطنیہ کے اخبار العدل کے حوالہ سے معاصر ہمدم (۱۴ رجون) میں شائع ہوا ہے۔ کہ ماہ مارچ ۱۹۲۲ء سے انگورا گورنمنٹ نے قرار دیا ہے کہ آئندہ سے جمعہ کا خطبہ عربی زبان کی بجائے ترکی زبان میں پڑھا جائے۔ چنانچہ اس قرارداد کے مطابق اناطولیہ کی تمام مساجد میں جمعہ کا خطبہ ترکی زبان میں پڑھا جانے لگا ہے۔"

اس کے ساتھ ہی "العدل" نے یہ بھی لکھا ہے۔ "استنبول میں ایک زبردست بحث مروجہ زبانوں میں جمعہ کا خطبہ پڑھنے کے جواز و عدم جواز پر چھڑ گئی ہے بعض علماء نے فیصلہ کیا ہے کہ مروجہ زبانوں میں جمعہ کا خطبہ پڑھنا جائز ہے۔ لیکن کراہت کے ساتھ۔" ہمدم نے علماء فرنگی محل کے متعلق یہ حوالہ دیتے ہوئے کہ انہوں نے عربی کے ساتھ فارسی زبان میں خطبہ پڑھنا جائز رکھا ہے۔ لکھا ہے۔ "کہ فارسی کے اس لحاظ سے کہ زمانہ میں لوگوں کی مادری اور ملک کی مشترکہ زبان اردو میں کیوں خطبہ نہ پڑھا جائے۔" جو لوگ ابھی تک اسی بحث میں پڑے ہوئے ہیں کہ خطبہ جمعہ و عیدین ملکی زبان میں جائز ہے یا ناجائز۔ وہ درحقیقت خطبہ کی غرض اور غایت سے ناواقف ہیں۔ ان خطبوں کا یہ مطلب نہیں کہ عربی زبان کوئی منتر ہے جس کے پڑھنے سے جمعہ یا عیدین میں کوئی خاص اثر قبولیت آ جاتا ہے۔ بلکہ خطبہ رکھا ہی اس لئے گیا ہے کہ لوگوں کو ضروریات دین اور پیش آمدہ حالات میں صحیح مشورہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا بیان

سینئر سب جج ضلع گورداسپور کی کچہری میں

مورخہ ۱۶ر جون ۲۲ء

مدعا علیہ کے وکیل شیخ چراغ دین صاحب کے سوالات کے جوابات میں فرمایا۔

میں حضرت مرزا صاحب کا جانشین ہوں۔ ہمارے دو فریق ہیں۔ ہم میں اور دوسرے فریق میں اصول کا فرق نہیں۔ چونکہ ان میں سے بعض کو ہم میں سے بعض سے ذاتی اختلاف تھا۔ اس لئے وہ جدا ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ ان میں سے بعض کو ہم میں سے بعض سے ذاتی اختلاف تھا۔ یہ ان سے پوچھنا چاہئے۔ کہ وہ کیوں الگ ہوئے۔ مدعی کو میرے سامنے پیش کیا جائے۔ تو میں بتا سکتا ہوں (کہ میں اس کو پہچانتا ہوں یا نہیں) (دیکھکر مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی اسے دیکھا ہو۔ جماعت کی تعداد اندازاً بتا سکتا ہوں۔ چار پانچ لاکھ کی جماعت ہے۔ غیر مبایعین کے ساتھ ایک ہزار آدمی ہوگا۔ میرے نزدیک غیر احمدی کافر ہیں۔ میں دینی معاملہ میں جو فتوٰی دوں لوگ اس کے پابند نہیں ہیں۔ (یعنی فتوے میں لوگوں کا ہم خیال ہونا ضروری نہیں حکم کا ماننا ان کے لئے ضروری ہے۔ فتوے میں صحابہ کو بعض دفعہ خلفاء سے اختلاف ہوتا تھا اور اسکو خلاف بیعت نہ سمجھا جاتا تھا۔ ہاں وہ خلیفۂ وقت کی اطاعت کرتے تھے۔ اور اگر وہ اپنے فتوے پر عمل کرنے کا حکم دیتا تھا یا اس کے ساتھ وہ ہوتے تو اسی طرح عمل کرتے تھے۔) مدعی کا والد احمدی ہے۔ کیونکہ مجھے آج احاطہ عدالت میں ملا تھا۔ اس کی باتوں سے پتا لگا کہ وہ احمدی ہے۔ اس سے پہلے نہیں ملا۔ اس کو آج شیخ خورشید احمد صاحب بیرسٹر لائے تھے۔ پہلے اگر دیکھا ہو تو یاد نہیں کیونکہ ہزاروں لوگ آتے ہیں (کورٹ کے جواب میں فرمایا) اس مقدمہ کا ذکر تو پہلے ہوا تھا۔ اس شخص (مدعی کے باپ) کی باتوں سے معلوم ہوا ہے کہ وہ (مدعی کا باپ احمدی) ہے (وکیل مدعا علیہ کے سوال کے جواب میں فرمایا) مقدمہ کا ذکر پہلے سنا تھا۔ سمن جانے سے پہلے سنا تھا کہ اس قسم کا مقدمہ ہے۔ مدعی کے باپ کا ذکر تھا۔ اور اس بات کا ذکر تھا۔ کہ مولوی نواب الدین صاحب کی طرف سے صلح کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس سے زیادہ واقعات کا علم نہیں مجھے اس طرح معلوم نہیں ہوا کہ وہ عورت احمدی کی بیوی ہے۔ بلکہ یہ معلوم ہوا تھا کہ احمدیوں کا تعلق ہے۔ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے جو میرے پرائیویٹ سکرٹری ہیں۔ انہوں نے ذکر کیا تھا۔ قریب ڈیڑھ مہینہ یا دو مہینے کے زمانہ ہو گیا ہے۔ غیر احمدی میجارٹی ہمیں کیا سمجھتی ہے؟ مجھے کیا علم ہو سکتا ہے۔ مجھے کثرت کا کیسے علم ہو سکتا ہے۔ نہ غیر علماء مجھے ملتے ہیں نہ میں ملتا ہوں۔ (غیر احمدی کیا جانتے ہیں؟) یہ کثرت سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ بعض جن کے فتوے شائع ہوئے ہیں اور جو فتوی شائع کرنے والے ہیں وہ کافر سمجھتے ہیں۔ مگر ان میں ایسے بھی ہیں جو ہمیں کافر نہیں سمجھتے۔ ان میں مولوی شبلی بھی تھے۔ وکیل کے کہنے پر کہ وہ تو فوت ہو چکے ہیں بیان کیا کہ آپ نے یہ شرط نہ کی تھی کہ زندوں ہی کا نام لیا جائے۔ ہمارے سلسلہ کی بنیاد ۳۲ سال سے پڑی ہے۔ زندہ علماء میں سے جن سے میں ملا ہوں ان میں بھی بعض ایسے ہیں جو ہمیں کافر نہیں سمجھتے۔ ہاں وہ مفتی ہیں۔ اور جب میں ان کا نام لونگا تو آپ کو بھی ماننا پڑیگا۔ وہ مولوی عبد الباری صاحب لکھنوی ہیں۔ میں ان سے ملا تھا۔ انہوں نے میرے سامنے اور لوگوں کی موجودگی میں کہا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آپ لوگوں کے کفر کا فتوٰی برائے دستخط لایا تھا۔ لیکن میں نے اس کو کہا کہ میں اسپر دستخط نہیں کر سکتا۔ میں نہیں جانتا اب ان کا کیا حال ہے۔ غالباً ۱۹۱۱ء میں ندوہ کے جلسہ پر میں گیا تھا کیونکہ رشید رضا المنار مصر کے ایڈیٹر آئے تھے۔ اس وقت جلسہ کی اس خصوصیت کی وجہ سے اور دوسرے مدارس کے خیال سے گیا تھا۔ ایک اور صاحب ہیں جن کو ہندوستان میں مولوی کہتے ہیں۔ گو مفتی نہیں وہ مولوی عبد الحکیم صاحب مشہور ہیں (وکیل مدعا علیہ نے کہا ہاں وہ جو نادم ہیں۔ فرمایا وہ تو اپنے آپ کو مسیح سمجھتے ہیں۔ پھر ایک صاحب ہیں جو دیوبند کے مشہور عالم ہیں۔ جنہوں نے دہلی میں ایک مدرسہ بھی کھولا تھا۔ جو اب مفرور ہیں۔ اور کابل میں مقیم ہیں۔ اور وہاں ان کا رسوخ بھی ہے۔ ان کا نام مولوی عبید اللہ ہے وہ قادیان آیا کرتے تھے اور ہمارے پیچھے نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔ ان لوگوں سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے یہ خیالات ظاہر کئے تھے۔ ان کا فتوٰی لکھا ہوا میں نے نہیں دیکھا۔ ایسا یاد پڑتا ہے کہ مولوی شبلی صاحب کا ہے۔ (مدعی کے وکیل چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر کے سوال کے جواب میں فرمایا) اس کی وجہ کہ غیر احمدی کیوں کافر ہیں۔ قرآن کریم نے بیان کی ہے۔ وہ اصل جو قرآن کریم نے بتایا ہے۔ اس سب کا انکار یا اس کے کسی ایک حصہ کے نہ ماننے سے کافر ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ کا انکار کفر ہے۔ سب نبیوں کا یا نبیوں میں سے ایک کا انکار کفر ہے۔ کتب الہٰی کا انکار کفر ہے۔ ملائکہ کے انکار سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ وغیرہ۔ ہم چونکہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے۔ اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے غیر احمدی کافر ہیں۔ میرا اللہ تعالےٰ پر ایمان ہے۔ ہماری جماعت کا بھی اللہ تعالےٰ پر ایمان ہے۔ رسالت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہے۔ خدا تعالےٰ کے تمام نبیوں پر ہمیں ایمان ہے۔ قرآن کریم کو میں اور ہماری جماعت خدا تعالےٰ کا کلام یقین کرتے ہیں۔ تمام آسمانی کتابوں پر ہمیں ایمان ہے۔ تمام احکام اسلام کے پابند ہیں اور تمام احکام شریعت کو واجب العمل سمجھتے ہیں۔ اور جماعت کو انپر عمل کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اور عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتے ہیں۔ فرشتوں پر ہمیں ایمان ہے ہاں ہمیں مرنے کے بعد جی اٹھنے پر ایمان ہے۔ قضا و قدر پر ایمان ہے۔ نماز پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔ بلکہ میں نے خود حج کیا ہے۔ زکوۃ دیتے ہیں۔ ان مسائل اور احکام پر عمل ضروری سمجھتے ہیں۔ اور ان سے ذرا جدائی کو تباہی اور ہلاکت سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کے بعد کسی نئی شریعت کو نہ مانتے ہیں۔

شرعیہ لکھتے ہیں کہ کوئی نئی شریعت قرآن کریم کے بعد آئے۔ حضرت مرزا صاحب نئی شریعت نہیں لائے تھے آپ نے فرمایا۔ کہ اگر میں کوئی بھی نیا حکم دوں تو کافر ہو جاؤں۔ حضرت مرزا صاحب اور آپ کے خلیفہ ثانی اور میں اور ہماری جماعت ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اشاعت اسلام میں کوشاں رہتے ہیں اور ہم نے اسلام کی تبلیغ کے لئے دو طریق اختیار کئے ہیں۔ ایک تو دینی مدارس کھولے ہیں۔ جن میں قرآن کریم اور حدیث کی تعلیم ہوتی ہے۔ میرے بڑے لڑکے نے قرآن کریم حفظ کیا ہے۔ اس کو اور باقی سب کو دینی تعلیم کے لئے میں نے وقف کر دیا ہے۔ دنیاوی تعلیم پر نہیں لگایا دوسرا طریق مبلغین کے ذریعہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام ہے۔ انگلستان میں ہم نے مبلغ اسلام بھیجے ہیں۔ امریکہ میں ہم نے بھیجے ہیں۔ ساؤتھ افریقہ میں گولڈ کوسٹ اور نائیجیریا میں ہم نے مبلغ بھیجے ہیں۔ وہ لوگ اشاعت اسلام کرتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ غیر مسلم اسلام میں داخل ہو رہے ہیں

غیر احمدی لڑکی کا نکاح احمدی لڑکے سے تعلیم قرآن کے مطابق جائز ہے۔ جن بعض لوگوں نے ہم پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ وہ فتویٰ غلط ہے۔ ان کو کوئی حق نہ تھا کہ وہ ہمیں کافر کہتے۔ احمدی مردوں سے غیر احمدی عورتوں کا نکاح ہوتا ہے۔ ہزاروں غیر احمدی عورتیں احمدیوں کے گھروں میں موجود ہیں۔ اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ کہ غیر احمدی عورتوں کا اس حال میں نکاح ہوا۔ کہ مرد احمدی تھا۔ اور عورت غیر احمدی۔ کسی احمدی نے احمدیت کی حالت میں غیر احمدی سے احمدی لڑکی کا نکاح نہیں کیا (اس سے مراد وہی ہے۔ جو حدیث میں آتا ہے کہ لا یزنی الزانی حین یزنی و ہو مومن۔ بعض احکام ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جن کو کرتے وقت انسان ایمان سے نکل جاتا ہے۔ اسی طرح یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص احمدیت کو صحیح تسلیم کرتا ہو۔ اور پھر غیر احمدی کو اپنی لڑکی دیدے) بہت سے غیر احمدی لوگ ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ احمدی ہرگز غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

(مدعا علیہ کے وکیل شیخ چراغ دین صاحب کے جواب میں)

قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں کہا گیا (سوال کو دہرایا گیا) کیا قرآن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کوئی ایسی آیت ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور وہ کونسی ہے۔ یہ ان (غیر احمدیوں) سے پوچھئے۔ کہ وہ کونسی آیت سے یہ نکالتے ہیں۔ ان کے دوبارہ سوال کرنے پر کہ قرآن کریم میں "آخری نبی" کے لفظ نہیں آئے۔ ہاں اگر یہ لفظ قرآن کریم میں نہیں آئے پھر وکیل کے پوچھنے پر کہ اچھا جن معنوں میں غیر احمدی آخری نبی کہتے ہیں۔ وہ کیا ہے جواب دیا کہ خاتم النبیین کے الفاظ ہیں۔ ان کے معنے بعض لوگ آخری نبی کرتے ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہؓ اس کا انکار کرتی ہیں۔ اس کے یہ معنے کئے جاتے ہیں۔ ہم اسکی تعبیر نہیں کرتے۔ بلکہ یہ معنے لغت کے ہیں۔ بعض لوگ خاتم النبیین کے معنے آخری نبی کرتے ہیں۔ مگر لغت میں اس کے معنے آخری نبی کے نہیں ہیں۔ ہم غیر احمدیوں کو مرتد نہیں کہتے "کافر" کا میں نے ترجمہ نہیں کیا۔ میں نے غیر احمدیوں کی مردم شماری نہیں کی۔ ہاں اس بارے میں بعض کتابیں پڑھی ہیں۔ ان کو اختلاف ہے۔ غیر احمدی یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی نہ تھے۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں کہتے۔ اور وہ نبی بھی نہیں مانتے چنانچہ بنگال کے ایک ایم اے ڈپٹی کلکٹر نے ایک کتاب لکھی تھی۔ اور اس میں لکھا ہے کہ حضرت مرزا صاحب بڑے ولی اللہ تھے۔ مگر ان کو دھوکا لگ گیا تھا اس کتاب پر حکیم اجمل خاں صاحب نے ریویو کیا ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ ہر ایک غیر احمدی حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں کہتا۔ ہاں بعض دعووں میں غلطی خوردہ کہتا ہے۔ دوسرے وہ ہیں جو آپ کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اور جھوٹا کہتے ہیں۔ جھوٹا سمجھنے والے لوگ آپ کو کافر کہتے ہیں۔ جو دوسرے ہیں وہ آپ کو گو نبی نہیں مانتے مگر جھوٹا بھی نہیں کہتے۔

(مولوی [illegible] مدعا علیہ کے جواب میں)

جس کی طرف سے آپ گواہ تھے۔ فرمایا لولاک لما خلقت الافلاک حضرت مرزا صاحب کا الہام ہے۔ یہ قرآن کریم کی آیت کا دوسرے لفظوں میں ترجمہ ہے۔ خلق لکم ما فی الارض جمیعا۔ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے وہ سب کچھ ہر ایک انسان کے لئے پیدا کیا ہے۔ دوسری آیت میں سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا۔ منہ تمام چیزوں کو تمہاری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہ درست نہیں کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام جہان حضرت رسول کریم کی نسبت سے پیدا کئے گئے ہیں۔ آپ بتائیں کہ یہ کس حدیث کی کتاب میں درج ہے۔ آپ حضرت رسول کریم کے لئے کہتے ہیں قرآن کریم ہر ایک انسان کے لئے فرماتا ہے۔ اور آپ یہ حدیث جو بتاتے ہیں۔ حدیث کی کتاب کا نام لیں۔ حضرت صاحب نے جہاں یہ الہام لکھا ہے وہاں اس کے معنے بھی کئے ہیں۔ جو حضرت صاحب کی کتابوں میں ہوگا میں اس کو تسلیم کر سکتا ہوں جتنے حضرت صاحب کے الہامات ہیں میں مانتا ہوں۔ براہین احمدیہ حضرت مرزا صاحب کی کتاب ہے۔ چاروں حصے آپ ہی کے تصنیف کردہ ہیں۔ حقیقۃ الوحی حضرت صاحب کی کتاب ہے۔ ازالہ اوہام بھی حضرت صاحب کی کتاب ہے۔ فتح اسلام۔ توضیح مرام۔ دافع البلاء۔ کتاب البریہ۔ چشمہ معرفت۔ آئینہ کمالات اسلام حضرت صاحب کی کتابیں ہیں۔ ایک غلطی کا ازالہ کتاب نہیں۔ اشتہار ہے۔ کشتی نوح بھی حضرت صاحب کی کتاب ہے۔ دافع الوساوس۔ آئینہ کمالات ہی کا دوسرا نام ہے۔ الگ کتاب نہیں ان میں جو متن یا تفسیر ہے۔ وہ حضرت صاحب کا ہے مگر کسی اور کا مضمون ہو تو اس کا نام لکھا ہوا ہوگا۔

میں نے بتا دیا کہ ہم حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ غیر احمدی نبی نہیں مانتے وہ ہمیں کافر بعض جوش نفس سے کہتے ہیں۔ (بجواب سوال عدالت) احمدی ہونے کے لئے اعلان ضروری ہے۔ دو قسم کے لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔ ایک غیر مسلموں سے اور ایک ان لوگوں سے جو پہلے آپ [illegible]

کہتے ہیں۔ دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ باتیں ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ وہ حضرت اقدس ؑ کے دعوے کے سوا باقی اسلام کی تعلیم کے پہلے سے قائل ہیں۔ ان سے اقرار کرایا جاتا ہے کہ حضرت مرزا ؑ صاحب مامور ہیں۔ احمدیت کا اعلان کرنا ضروری ہے۔ لوگوں سے کہے کہ میں احمدی ہوں۔ اور یہ کہے کہ جو حضرت مرزا صاحب نے بیان کیا ہے۔ میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں۔ جو غیر مذاہب کے لوگ مسلمان ہوں ان سے پہلے اسلامی اصول کا اقرار پھر حضرت مرزا صاحب ؑ کے متعلق اقرار لے لیا جاتا ہے۔ لفظ مسلمان عام ہے۔ عرف کے لحاظ سے جو شخص اعلان نہ کرے اس کے متعلق کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ احمدی ہے۔ دل میں اگر کہیگا تو اس کا علم اللہ کو ہوگا۔ اور اس کا معاملہ اللہ سے ہوگا۔ ہم تو ایسے شخص کو غیر احمدی ہی کہینگے۔ ہم اس کو کس طرح احمدی کہہ سکتے ہیں۔ جو اعلان نہیں کرتا۔ ہمیں کیا پتہ ہے۔ کہ اس کے دل میں کیا ہے۔ اگر احمدی ہوگا تو ناممکن ہے کہ اعلان نہ کرے۔ پانچ وقت نماز پڑھنی ہوگی۔ غیر احمدی کے پیچھے احمدی کی نماز نہیں ہوتی۔ خود ظاہر ہو جائیگا۔ کیونکہ اکیلا پڑھیگا۔ اور جو اپنے آپ کو احمدی نہیں کہتا میں اسکو احمدی کیسے کہہ سکتا ہوں۔ اگر احمدی ہو تو اسکو بھی حکم ہے کہ دوسروں کو حق پہنچا دے۔ وہ تبلیغ کریگا۔ دوسروں کو پتہ لگ جائیگا۔ اگر اظہار کا موقعہ نہ ہو۔ مثلاً انسان جنگل میں ہو۔ تو وہ احمدی ہے۔ احمدی کی نابالغ اولاد احمدی ہے۔ اگر بالغ ہو کر انکار نہ کرے تو احمدی ہے۔ اگر ایمان نہیں اور ظاہر میں خلاف نہیں کرتا تو دل میں غیر احمدی ہے۔ اور ظاہر میں احمدی ہے۔

(کچہری سے باہر)

ملک مولا بخش صاحب احمدی کے بیان کے بعد جبکہ ابھی حضرت خلیفۃ المسیح کا بیان نہیں ہوا تھا۔ فریقین کے وکلاء نے مولوی نواب الدین صاحب کی خواہش پر صلح کی کوشش کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح سے ایک وکیل نے عرض کیا کہ مدعی کا باپ کہتا ہے۔ اگر حضرت صاحب فرمائیں تو میں صلح کر لیتا ہوں۔ فرمایا۔ ہمارا اس میں کیا دخل ہے۔ اگر لڑکا احمدی ہوتا اور مولوی نواب الدین صاحب نے اس عورت سے اس لئے نکاح کیا ہوتا کہ احمدی کی عورتوں سے نکاح بغیر طلاق جائز ہے تو پھر یہ مقدمہ ہمارا مقدمہ ہوتا۔ کیونکہ اس کا اثر ہزارہا عورت اور بچوں پر پڑتا۔ مگر اب وہ اس کو غلطی تسلیم کرتے۔ اور اس بیان کو واپس لینے کو تیار ہیں۔ اس لئے وہ شخص خود سمجھ لے۔ کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ جب وہ شخص حاضر کیا گیا۔ تو آپ نے اس کو سمجھایا۔ اور فرمایا اگر اس عورت سے باوجود یہ جاننے کے کہ تمہارے بیٹے کی منکوحہ ہے۔ مولوی نواب الدین صاحب نے نکاح کر لیا تو سخت گناہ اور اخلاقاً وہ اس قابل نہیں کہ تم اس کو اپنے گھر میں لاؤ اگر سرکار تمہیں دلوا بھی دے تو اخلاق اور شریعت کا تقاضا ہے کہ تم اس کو واپس کر دو لیکن اگر نیت روپیہ لینے کی ہے کہ عورت کے بدلے روپیہ ہی مل جائے تو یہ بھی اخلاق سے گری ہوئی اور کمینہ بات ہے۔ ہاں اگر یہ خیال ہے کہ اس پر جو خرچ آیا ہے وہ مل جائے۔ تو سورہ ممتحنہ سے جائز ہے کہ تم اپنا خرچ پا سکتے ہو۔ مولوی نواب الدین صاحب نے جو جواب دعوی میں کہا کہ یہ احمدی کی عورت ہے اور اس سے بغیر طلاق نکاح حسب فتویٰ جائز ہے۔ وہ اس کو واپس لینے کو تیار ہیں۔ اگر وہ اس کو واپس نہ لیں تو ہم اسکو برداشت نہ کر سکتے۔ اور یہ ہماری لڑائی ہو جاتی جسکا اثر ہزارہا بچوں اور عورتوں پر پڑتا۔ پھر ہم اسکو خود چلاتے جہانتک چلا سکتے

سچا مسلمان کون ہے

”مجھے بے دھڑک کہنے دو۔ کہ اس وقت سچا مسلمان وہی ہے۔ جو اسلام کی حالت پر کچھ ہمدردی دکھا دے۔ اور بباعث سخت دلی اور لاپرواہی یا ناحق کے دور دراز کے خیالات سے ہمدردی سے منہ نہ موڑے“

(حضرت مسیح موعودؑ)

مکتوبات امام علیہ السلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے۔ افسر ڈاک)

بدعت

جس کام کو دین سمجھ کر اختیار کیا جائے اور وہ دینی کام نہ ہو بلکہ احکام شریعت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے یا جس کام کو ثواب کا موجب سمجھ کر کیا جائے یا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب سمجھ کر کیا جائے۔ اور اس کے خلاف کرنے کو ناپسند اور مکروہ سمجھا جائے۔ اور شریعت سے اس کا جواز یا تحریص یا تاکید ثابت نہ ہو وہ بدعت ہے۔ اور تو کوئی تعریف اس کے سوا مجھکو یاد نہیں۔

غیر مامور کا الہام

دوسرے سوال کے متعلق فرمایا۔ میرے نزدیک الہام کے سمجھنے میں بہت ہی مشکلات ہوتی ہیں۔ اور روایتوں میں بھی بڑے اختلاف ہو جاتے ہیں۔ پھر بہت سے الہامات غیر ماموروں کو ایسے ہوتے ہیں۔ جو انہیں کی ذات کے متعلق ہوتے ہیں۔ یا چند آدمیوں کے متعلق ہوتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ کے لئے یا تمام کے لئے عام کر دینا غلطی ہوتی ہے۔ میں تو اس بات کا قائل ہوں کہ روحانی ترقیات کے لئے جسقدر رستے اور مدارج ہیں۔ وہ سب قرآن شریف میں بیان ہیں۔ اگر کوئی رستہ جو کسی کو پتہ لگتا ہے۔ وہ صحیح ہے تو وہ قرآن کریم سے ضرور استنباط ہو سکتا ہے ورنہ یا تو وہ رستہ ہی نہیں۔ یا خود ملہم نے یا دوسرے لوگوں نے اس کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ 26/4/22

ظہر کی سنتیں

ظہر کی سنتوں کے متعلق ایک صاحب کو تحریر فرمایا۔ ظہر کے پہلے چار اور بعد بھی چار سنتیں پڑھنا فی الواقع حدیث سے نہایت مبارک ثابت ہے۔ معترض کی ناواقفیت ہے۔

دین کے لئے چندہ

ایک صاحب نے لکھا کہ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ ہماری جماعت بہت جلد ترقی کر جائیگی اور سلسلہ کو مالی ضرورت نہ رہیگی۔ اور وہ اپنا سب خرچ خدا کی راہ میں بیت المال میں بھیجدے تو کیا حکم ہے۔ حضور نے فرمایا۔ جس قدر چندہ انسان اخلاص سے دے سکتا ہے۔ دے۔ منع نہیں ہے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ کے متعلق فرمایا۔

بیوی کے مال پر بیوی کو زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ خاوند کے قرض سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوسکتی۔ زکوٰۃ کا روپیہ جہاد فی سبیل اللہ۔ غربا مساکین۔ مقروضوں کے قرض ادا کرنے۔ جو زکوٰۃ کا کام کرتے ہوں ان پر صرف ہوتا ہے۔ زکوٰۃ ہر شخص پر فرض ہے۔ جس کے پاس مال ہو۔ امام ہو تو اس کے پاس بھیجے۔ نہ ہو تو خود خرچ کرے۔

مخالف کی گالیوں کے مقابلہ میں

اگر کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابت بحث کرتا ہو یا یونہی بغیر بحث کے گالیوں پر اتر آئے تو ایک احمدی کو کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا۔ چپ کرکے چلے جانا چاہیئے۔ اور استغفار کرنا چاہیئے۔ یہی شریعت کا حکم ہے۔

غیر احمدیوں کے مدارس کی ممبری

ایک صاحب نے پوچھا۔ ہمارے شہر میں مدرسہ اسلامیہ غیر احمدیوں کا ہے۔ اگر وہ ہم احمدیوں میں سے کسی کو اپنے مدرسہ کے ممبر بننے کے لئے کہیں تو کیا ارشاد ہے۔ جواب میں حضور نے فرمایا۔ اگر ممبری کی غرض ایسے مدرسہ میں احمدی لڑکوں کو شامل کرکے دق کرنا ہے تو ضرورت نہیں۔ اور اگر کوئی ایسا فائدہ ہے جس سے جماعت کو نقصان کوئی نہیں اور داخل ہونے والا مضبوط آدمی ہے بد اثر قبول نہیں کرتا۔ شہرت کے دلدادہ نہیں ہیں تو داخل ہو سکتے ہیں۔

خدا سے ہمیشہ خیر طلب کرو

ایک شخص نے لکھا۔ کہ میرے افسران سخت ناراض ہو گئے ہیں۔ مجھکو اندیشہ ہے کہ عنقریب میرا درجہ نہ توڑ دیں۔ جرمانہ ہو جائے تو بھی اچھا ہے۔ حضور نے جواب میں لکھوایا۔ دعا کروں گا مگر یہ آپ نے اچھا نہیں کیا۔ جو لکھا ہے۔ کہ جرمانہ ہو جائے تو بھی اچھا ہے۔ خدا معاف کرنے پر آئے تو جرمانہ باقی رکھنے کی اسے کیا ضرورت ہے۔ ایسی باتوں سے اللہ ناراض ہو جاتا ہے۔

تازہ جوش سے فائدہ اٹھانا چاہیئے

ایک نومبائع کو حضور نے لکھوایا۔ اللہ تعالےٰ آپکو بیعت پر استقامت عطا فرماوے۔ جب انسان نیا نیا حق کو قبول کرتا ہے اس کے اندر ایک خاص جوش ہوتا ہے۔ اس جوش سے فائدہ اٹھائیے۔ اور کوشش سے حق لوگوں تک پہنچائیے۔ تا اس علاقہ میں زبردست جماعت قائم ہو جائے۔ اور وقتاً فوقتاً اپنے حالات سے اطلاع دیتے رہا کریں۔ تاکہ تعلق قائم رہے۔ اور دعا کی تحریک ہو۔

روحانی رشتہ کے مقابلہ میں خونی رشتہ

ایک دوست کو لکھوایا۔ رشتہ خونی رشتہ روحانی کے مقابلہ میں کوئی شے نہیں۔ بعض لوگ جماعت کے ایسے ہیں۔ کہ ان کے لئے میں اپنی ساری اولاد سے زیادہ دعا کرتا ہوں۔

امامت صلوٰۃ

امامت کے لئے جو متقی کی شرط ہے۔ اس کے متعلق حضور نے لکھوایا۔

متقی اور پرہیزگار کا یوں پتہ لگانے پر تو کوئی بھی نہیں کہیگا۔ اور عام طور پر انکار ہی کرینگے۔ مگر متقی مومن ہی کے معنوں میں ہے۔ اللہ پر یقین کرتے ہوئے ایمان کے بعد اپنے آپ کو متقی ہی خیال کرنا چاہیئے۔ جب ایک شخص مومن ہو اور ظاہر کوئی برائی نظر نہیں آتی اور وہ نماز پڑھا سکتا ہو تو جائز ہے کہ وہ نماز پڑھائے۔ اور اگر کوئی دوسرا نماز پڑھانے والا نہ ہو تو حکم ہے کہ وہ نماز پڑھائے۔

مولوی محمد علی صاحب کا ایک پرانا خط نبوت مسیح موعودؑ کے متعلق

مولوی محمد علی صاحب کے ایک بہت پرانے خط کے حسب ذیل اقتباس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے آپ کو زمرہ انبیا میں سے سمجھتے تھے۔ اور مولوی صاحب موصوف اس پر ایمان رکھتے تھے۔ کاش مولوی صاحب اپنی پہلی تحریروں پر غور کریں۔ اور اپنے موجودہ عقائد کو ان کے خلاف پاکر ترک کردیں۔ اقتباس حسب ذیل ہے۔

"ایک صاحب بٹالہ سے آئے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ آجکل لوگ حضور پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سب کچھ جو کر رہے ہیں اپنے لئے کررہے ہیں یعنی کتابوں میں اپنے ہی دعوی کا ذکر اور اسی کی تائید ہوتی ہے اسلام کیلئے کچھ نہیں کرتے۔ اس پر حضرت اقدس نے ایک بڑی لمبی تقریر جو طرح طرح کے معارف سے پر تھی فرمائی۔ ایسے حافظہ پر افسوس آتا ہے کہ سوائے ایک دو باتوں کے کچھ یاد نہ رہا۔ فرمایا یہ اعتراض تو صرف ہم ہی پر نہیں آتا۔ سارے سلسلہ نبوت پر آتا ہے۔ ہر نبی جو آیا پہلے اپنے آپ کو ہی منواتا رہا۔ سب نے یہی کہا۔ کہ اطیعون میری پیروی کرو۔ تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام نبی بھی اپنے لئے یہ سب مصیبتیں اٹھاتے تھے۔ بلکہ یہ کم فہمی ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ کیوں اپنے آپ کو منواتے ہیں۔ ان کا مقصد اور مدعا کیا تھا۔ سوا اس کے کچھ نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلائیں۔ اسی طرح ہم جو اپنی تائید میں باتیں پیش کرتے ہیں تو اس سے ہمارا یہ مدعا ہے کہ اپنی پرستش کرائیں۔ یا کوئی اپنا قبضہ قائم کریں۔ یا نماز پڑھوائیں۔ یہ ہماری کارروائیوں کا آخری مدعا اسلام کیطرف بلانا ہے تاکہ کیا ہم اپنی ذات کیلئے کچھ کررہے ہیں۔ یا جو کچھ ہم کرتے ہیں۔ اسلام کے لئے کرتے ہیں۔ جو نشان ہم دکھانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس سے بھی مدعا اسلام کی ہی تائید ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس ہمارے اپنے دعوے کی آپ تائید کرنے کو وہ ہماری خود پسندی خیال کرتے ہیں۔ اور خود بخود اعتراض ٹھہرتے ہیں۔ تو پہلے سورج اور چاند پر بھی وہی اعتراض کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے بھی چاہا ہے کہ روشنی زمین پر ان کے ذریعہ پہونچائی جائے تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ تو خود نمائی کرتے ہیں۔ اور اپنا فخر دکھاتے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

تجارت پیشہ احمدیوں کے لئے نصائح

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

(۲۳ جون ۱۹۲۲ء)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ترقی جماعت کی خواہش آج میں اپنی جماعت کے ایک خاص حصے کے متعلق بعض باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مگر اس میں ساری جماعت کے لئے بھی فائدہ ہے۔ اس لئے کہ وہ حصہ ایسا نہیں کہ وہ کسی خاص قوم سے تعلق رکھے۔ بلکہ ہر ایک کے لئے ممکن ہے کہ اس میں شامل ہو جائے۔ اور ممکن ہے کہ کہ اس طرح پر نصائح سب لوگوں کے لئے مفید ہوں۔ وہ حصہ تاجروں کا حصہ ہے۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ میں طبعاً اس بات کا خواہش مند ہوں اور ہر ایک وہ شخص جو احمدیت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس بات کا خواہشمند ہونا چاہیئے۔ کہ یہ جماعت ترقی کرے۔ دین میں بھی اور دنیا میں بھی۔ اور اس کی ترقی کے لئے جس قدر بھی جائز اور اخلاق کے اندر ذرائع ہوں۔ وہ استعمال کئے جائیں۔ کوئی مذہب اس خواہش سے نہیں روکتا۔ یہ خواہش مجھ میں بھی ہے۔ اور ہر ایک احمدی کے دل میں ہوگی۔

ہر کام کے ذرائع ہیں لیکن ہر ایک کام کے لئے کچھ ذرائع ہوتے ہیں۔ میں نے اس طرف بارہا توجہ دلائی ہے۔ کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کام کے لئے خدا نے جو راستہ اور ذرائع رکھے ہیں۔ انہی پر چلنے اور ان کو استعمال کرنے سے کامیابی ہو سکتی ہے۔ اور ان کے ترک کرنے سے ناکامی ہوتی ہے۔ صحیح ذرائع سے کام نہ لینے کی غلطی مختلف مذاہب کے لوگوں کو مذہب کے بارے میں لگی ہے۔ وہ محض خالی کوشش کو کامیابی کا ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ ایسے لوگ سمجھتے ہیں۔ اگر ایک شخص سارا دن خدا کے لئے کام کرتا اور رات بھر اس کے لئے جاگتا ہے تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے کی وجہ سے کیوں جہنم میں جائے۔ وہ کہتے ہیں اصل چیز تو محبت الٰہی ہے۔ اگر ایک شخص کو جہالت سے اصل نماز کا پتہ نہیں لگتا۔ اور وہ اپنی رنگ میں عبادت کرتا ہے۔ اگر وہ رمضان کے روزوں کی بجائے یوں فاقہ کشی کرتا ہے۔ یا حج بیت اللہ کرنے کی بجائے یوں خدا کے لئے گھر بار چھوڑ کر جنگل میں چلا جاتا ہے۔ یا مقررہ طریق پر زکوٰۃ دینے کی بجائے اپنے مال کا چالیسواں حصہ نہیں بلکہ بہت زیادہ دیتا ہے۔ تو وہ کیوں خدا کو نہیں پا سکتا۔ ہم کہتے ہیں۔ ہر ایک چیز کے ملنے کے لئے مقررہ ذرائع ہوتے ہیں۔ اور جب تک ان کو نہ استعمال کیا جائے۔ وہ چیز نہیں مل سکتی۔ مثلاً پانچ روپیہ اگر منی آرڈر کرنے ہوں تو ان پر چار آنہ محصول مقرر ہے۔ اگر کوئی شخص فارم پر کرکے سوا پانچ روپیہ ڈاکخانہ میں دیگا۔ تو اس کا منی آرڈر منزل پر پہنچ جائیگا لیکن اگر کوئی شخص فارم پر کرکے ڈاکخانہ میں دینے کی بجائے تھانے میں جائے اور پانچ روپیہ کے ساتھ ۴ر محصول کی جگہ دو روپیہ وہاں دے آئے۔ تو اس کے روپیہ نہیں پہنچ سکینگے۔ تھانہ والے اس کا روپیہ واپس کر دینگے۔ اور اگر کوئی خراب نیت کے لوگ ہوئے تو ساتھ کے سات خود کھا جائینگے۔ اسی طرح زمین بونے کے لئے اس میں ہل چلایا جاتا اور ایک حد تک گہرا چلایا جاتا ہے۔ مگر ایک شخص زمین میں ہل چلانے کے بجائے لمبے لمبے اور گہرے کوئیں کھود کر ان میں بیج ڈالدے تو کیا اس کا کھیت تیار ہو جائیگا۔ گو اس نے محنت کی۔ اور ہل چلانے والے سے بہت زیادہ کی مگر چونکہ اصل طریق کو چھوڑ دیا۔ جو کھیت بونے کے لئے مقرر تھا۔ اس لئے اس کا بیج زمین میں ضائع ہو جائیگا۔ چہ جائیکہ اس کا کھیت تیار ہو۔ اسی طرح ایک شخص سخت گرمی میں آتا ہے۔ اور کوئیں سے ڈول نکالکر پانی پی لیتا ہے۔ مگر دوسرا پیاسا آتا ہے۔ جو دمن کی بوری اٹھا کر ایک میل تک چلا جاتا ہے۔ اور پھر شکایت کرتا ہے کہ میں نے پہلے سے زیادہ کام کیا اور محنت اٹھائی مگر میں پیاسا ہی رہا۔ تو اس کا یہ کہنا غلط ہوگا۔ کیونکہ پیاس کے لئے پانی کوئیں سے نکالکر پینا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن یہ کوئی ذریعہ نہیں۔ کہ پیاسا بوریاں اٹھا کر بھاگتا پھرے۔ پس جو طریق کسی کام کے کرنے کا ہے۔ اسی طریق پر کیا جائیگا۔ تو ہوگا۔ ورنہ نہیں ہوگا۔

مذاہب کے غلط طریق عبادت اسی طرح مذاہب کا حال ہے۔ بعض مذاہب میں اسلام کی نسبت بہت مشقتیں اور محنتیں ہیں مگر ان کا نتیجہ کچھ نہیں۔ مثلاً ہندو مذہب ہے۔ اس میں لوگ الٹے لٹکتے ہیں۔ اور الٹے لٹکے ہوئے ہی آگ کو [illegible] اور اسی حالت میں روٹی پکاتے ہیں۔ اور اس کو عبادت سمجھتے ہیں۔ مگر کیا وہ اس سے خدا کی رضا اور جنت کے اعلیٰ مقام پا لینگے۔ نہیں۔ کیونکہ غلط طریق سے جو کام کیا جاتا ہے اس میں کامیابی نہیں ہوتی۔ پس اگر کوئی غلط طریق پر خدا تعالےٰ کے حضور جانا چاہیگا۔ تو رد کیا جائیگا۔

خریدار کا حق ہماری جماعت میں خواہش ترقی ہے خواہ دینی ترقی ہو۔ یا دنیاوی۔ مگر اس کے لئے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ صحیح طریق پر عمل ہو۔ بعض حالات کی وجہ سے یہاں سودے سلف پر بعض رکاوٹیں عاید کی گئی ہیں۔ کیونکہ ان حالات نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم ایسا کریں۔ اگر وہ حالات دور ہو جائیں تو یہ روکیں نہیں رہ سکتیں۔ گویا یہ روکیں عارضی ہیں۔ ان کی وجہ سے اگر کوئی فائدہ آتا ہے۔ تو وہ حقیقی فائدہ نہیں۔ اصل میں فائدہ وہ ہے۔ جو اپنی لیاقت اور قابلیت سے حاصل کیا جائے۔ مگر لوگ اس اصل کو نہیں سمجھتے۔ وہ اپنی اس بات کو خلاف دیانت نہیں سمجھتے۔ کہ بازار میں اگر چیز جو سستی بکتی ہو۔ اسے ایک شخص اس دلیل کی بنا پر مہنگا بیچے۔ کہ یہ میری اپنی چیز ہے میں جس قیمت پر چاہوں بیچوں۔ اور اس طرح زیادہ قیمت لینا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ مگر ان کا یہ کہنا [illegible]

غلط ہے۔ جب تک کہ خریداروں پر روکیں لگائی گئی ہیں اور اگر کوئی ایسا کہتا ہے تو یہ اس کی بددیانتی ہے۔ اگر زید کو مجبور کیا گیا ہے کہ وہ بکر سے سودا نہ لے۔ بلکہ خالد سے لے۔ اور خالد بکر کی نسبت مال کی قیمت بڑھاتا ہے۔ اور زید اس سے لینے پر مجبور ہے۔ تو اس کی مجبوری سے اس کو ناجائز فائدہ اٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے اور وہ نہیں کہہ سکتا کہ میری چیز ہے۔ جس طرح چاہوں بیچوں۔ اس کا ایسا کہنا غلط ہے۔ اس کو منڈی کے نرخ کا خیال رکھنا چاہیئے ۞

سائل کا حق

دیکھو اگر کسی شخص کے پاس کچھ روٹیاں ہوں۔ اور ایک سائل اس سے مانگنے آئے۔ تو یہ اس کا حق نہیں کہ وہ اسکو کہے کہ میں نہیں دیتا تو جب فقیر جو ایک پیسہ بھی نہیں دیتا۔ اس کو روٹی نہ دینا غلطی اور ظلم ہے۔ تو جو شخص قیمتاً ایک چیز لیتا ہے۔ اور دوکاندار اس کو منڈی کے نرخ پر نہیں دیتا وہ بھی ظالم ہے۔

اصلی نرخ

اگر کوئی شخص منڈی کے نرخ سے گراں نرخ رکھتا ہے۔ تو یہ بددیانتی کرتا ہے۔ اور لوگوں کی مجبوری اور ناواقفی سے فائدہ اٹھاتا ہے ہاں اگر کوئی دکاندار ایسا اعلان کرے۔ اور بورڈ پر لکھ کر لگا دے۔ کہ میں دو پیسے میں اور تیسرے سے چیز خریدتا ہوں اور یہاں ایک آنے میں بازار میں بکتی ہے۔ مگر میں دو آنے میں بیچتا ہوں۔ اور پھر گاہک اس کی دکان پر جائیں۔ اور اس سے خریدیں۔ تو اس کا حق ہو سکتا ہے۔ لیکن لوگ عام طور پر چونکہ بھاؤ سے واقف نہیں ہوتے۔ اسلئے ان کی ناواقفیت کی وجہ سے ان سے زیادہ قیمت لی جاتی ہے۔ اور یہ بددیانتی ہے۔ اور یہ بددیانتی اپنی غلطی اور ناواقفی کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ اور اپنی غلطی کا اثر دوسروں پر ڈالا جاتا ہے۔ کہ ہم نے مہنگی خریدی ہے۔ اسلئے مہنگی بیچتے ہیں۔ حالانکہ اس کا خمیازہ ان کو خود بھگتنا چاہیئے ۞

لوگ محنت کریں اور تجارت کا علم سیکھیں

جو لوگ یہ طریق جاری رکھتے ہیں نہ ان کی تجارت کامیاب ہوتی ہے نہ ان کو تجارت کا علم آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے یہاں کوئی دوکان اچھی حالت میں نہیں ہے۔ لوگ محنت نہیں کرتے۔ اور تجارت کا علم حاصل نہیں کرتے۔ اور ناجائز وسائل سے اپنی دوکان چلانا چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ یہ روک جو سودے سلف کے متعلق ہے۔ قائم رہے۔ اور جو چیز ایک لاتا ہے وہ دوسرا نہ لاوے۔ مگر خود محنت نہیں کرتے۔ یہ ناجائز یا وقتی حفاظت کے طریق ہیں۔ اگر وہ صحیح ذرائع پر عمل کریں۔ تو ان ذرائع کو اختیار کرنے کی ان کو ضرورت نہ رہے۔ اور ان کی یہ خواہش نہ ہو۔ کہ یہ روک قائم رہے۔ کیونکہ یہ بھی عارضی ہے۔ اگر آج حالات بدل جائیں۔ تو وہ روک قائم نہیں رہ سکتی۔ ہوشیار آدمی ہوشیاری سے کام کرتا اور کامیاب ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہوشیاری کے ساتھ دیانت بھی شامل ہو جائے۔ تو پھر تو یہ بہت اعلیٰ درجہ کی بات ہوتی ہے اگر ہوشیاری نہ ہو۔ بلکہ سستی ہو۔ تو پھر کامیابی مشکل ہے اور پھر فائدہ اُٹھانے کی خواہش ایک مخفی بددیانتی ہے

مومن کی غیرت

ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ہر ایک بات میں بڑھ کر رہیں۔ مومن غیرتمند ہوتا ہے۔ اور وہ کسی بات میں کسی سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرتا۔

حضرت شاہ اسمٰعیل (شہید دہلوی) کا ایک واقعہ ہے ان کو معلوم ہوا کہ ایک سکھ ہے جو تیرنے میں بہت مشاق ہے۔ اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ سنکر آپ تیرنے کی مشق کرنے لگے۔ اور اسمیں ایسا کمال حاصل کیا۔ کہ کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ یہ انھوں نے اسلئے کیا۔ کہ کوئی غیر مسلم مسلمانوں سے کسی کام میں کیوں بڑھ جائے تو مومن چھوٹی چھوٹی باتوں میں غیرت رکھتا ہے اور ہر ایک بات میں خواہ وہ دین کی ہو یا دنیا کی دوسروں سے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے ۞

دُنیاوی سستی کا اثر دین پر

اسمیں شبہ نہیں کہ دُنیا الگ ہے اور دین الگ۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ دنیاوی باتوں کا اثر دین پر پڑتا ہے جو شخص دنیا میں سست ہو وہ دین میں بھی سست ہوتا ہے جو دنیاوی کام کرنے میں سست ہے۔ وہ تہجد کے لئے کب اُٹھیگا۔ اور وہ آہستہ آہستہ سنتوں کا بھی تارک ہو جائیگا اور حتّٰی کہ فرائض کو بھی جواب دیدیگا۔ کیونکہ سستی ایک ہی چیز ہے۔ اور وہ دونوں جگہ کریگا۔ دنیا میں بھی اور دین میں بھی ۞

نفع مقرر کرنے کا طریق

ولایت میں نفع کی حدبندی کی گئی ہے۔ مثلاً اس حد تک نفع جائز ہے۔ اور اس کے آگے ناجائز۔ اور وہاں نفع مقرر کرنے کا ایک ہی طریق ہے کہ چیز عام مقابلہ میں آجائے۔ اسوقت جو قیمت ٹھہر جائے۔ وہ اصل قیمت ہو۔ اور اسمیں یہ بات بھی مدنظر رکھی جاتی ہے کہ بیچنے والے آپس میں سمجھوتہ نہ کرلیں۔ یعنی یہ نہ ہو کہ دس پندرہ دوکاندار آپس میں فیصلہ کرلیں کہ اس قیمت پر فروخت کرینگے۔ اگر یہ ہو تو یہ ناجائز ہے۔ اور سمجھوتہ کرکے جو نفع حاصل کیا جائے۔ وہ بھی ایک قسم کی ٹھگی ہے ۞

زائد نفع حاصل کرنے کا ایک طریق۔

لیکن اگر کوئی شخص زائد نفع اپنی لیاقت سے حاصل کرتا ہے۔ تو وہ جائز ہے۔ مثلاً لوگ عموماً امرتسر سے چیزیں لاتے ہیں۔ اور ایک نرخ پر یہاں بیچتے ہیں۔ دوسرا شخص اگر دلی سے اس سے سستی لاکر اسی نرخ پر یہاں بیچتا ہے۔ اور دوسروں کی نسبت زیادہ نفع کماتا ہے۔ تو اسپر الزام نہیں یا کراچی میں ایک چیز بہت سستی ملتی ہے۔ اور ایک شخص وہاں سے لاتا ہے جو یہاں بہت سستی پڑتی ہے پھر اگر وہ بازار کے عام نرخ پر بیچکر تمام بازار والوں سے زیادہ نفع لیتا ہے تو اسپر الزام نہیں ۞

مومن دوسرے کا حق یاد رکھتا ہے

مینے دیکھا ہے کہ عام طور پر دوکانداروں کے متعلق جو شکایات ہوتی ہیں۔ ان میں بعض غلط بھی ہوتی ہیں۔ مگر بعض درست بھی بعض دوکانداروں کا یہ کہنا کہ ہمارا حق ہے کہ ہمارے بھائی ہم سے چیزیں خریدیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کا حق ہے کہ ان کے بھائی ان سے چیزیں خریدیں۔ مگر بھائیوں کا بھی تو حق ہے۔ کہ تم ان سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ۔ اس سے بڑی بات کیا ہو سکتی ہے کہ انسان اپنا حق

یاد رکھے۔ مگر دوسرے کا حق بھول جائے۔ حالانکہ مومن کی یہ شان ہے۔ کہ وہ اپنا حق بھلا دیتا ہے۔ اور دوسروں کا حق جو اس پر ہو۔ یاد رکھتا ہے۔ .. .. صحابہ کرام دوسرے کے حق کو خوب یاد رکھتے تھے۔ آتا ہے ایک گھوڑا ایک صحابی بیچنے لگے۔ اور اس کی قیمت انہوں نے مثلاً دو ہزار مقرر کی۔ دوسری طرف جو صحابی خریدار تھے وہ چار ہزار بتاتے تھے۔ اور ان میں اسی بات پر جھگڑا تھا۔ کہ مالک کم قیمت بتاتا اور خریدار زیادہ دیتا تھا تو مومن کا طریق یہ ہے کہ وہ دوسرے کے حقوق کا بہت خیال رکھتا ہے۔ جب دوسرے کے حقوق کا خیال لازمی ہے۔ اور بددیانتی منع ہے تو مومن کے لئے کس قدر لازمی ہے۔ کہ وہ ہوشیاری اور چستی سے کام لے ؛

دوکاندار اپنی غلطی کا خمیازہ اٹھائے

دوکانداروں کا یہ کہنا غلط ہے کہ ہماری چیز ہے۔ ہم اس کی جو قیمت چاہتے ہیں مقرر کرتے ہیں۔ یہ انصاف درست ہے نہ اخلاقاً درست ہے عام طور پر دوکاندار یہ غلطی کرتے ہیں کہ اپنی واقفیت سے جتنے کو چیز ملتی ہے لے آتے ہیں۔ اور سستی اور عمدہ تلاش نہیں کرتے۔ اور پھر اس کا اثر خریدار پر ڈالتے ہیں۔ اگر انہیں اپنی سستی کا خمیازہ بھگتنا پڑے۔ اور عام بھاؤ پر بیچ کر نقصان ہو۔ تو آئندہ کے لئے ہوشیار ہو جائیں۔ مگر ابھی تک لوگ اس گر کو نہیں سمجھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نہ خود اچھی طرح دوکان چلا سکتے ہیں اور نہ ان کے خریدار ان سے خوش ہوتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دوکان بند ہو جاتی ہے ؛

احمدی بددیانت نہیں مگر نا واقف ہیں

میں یہ تو خیال نہیں کر سکتا کہ کوئی احمدی کہلانے والا جان بوجھ کر دھوکا دیتا ہے۔ کیونکہ میں مان ہی نہیں سکتا کہ کوئی احمدی ہو۔ اور پھر جان بوجھ کر دھوکا دے۔ میرا دل ہی اس قسم کا نہیں بنایا گیا۔ کہ میں کسی کے متعلق ایسا خیال کروں میں یہی کہتا ہوں کہ غفلت یا ناواقفی سے ان لوگوں سے غلطیاں ہوتی ہیں۔ لیکن غفلت سے بھی جو جرم ہو وہ جرم ہی ہوتا ہے۔ اور اس کی سزا بھگتنی پڑتی ہے دیکھو اگر کوئی شخص کسی کو گولی مارتا ہے۔ اور بعد میں کہتا ہے۔ کہ میں نے جانور سمجھا تھا۔ اگر یہ درست ثابت ہو جائے۔ تو گو اسے پھانسی کی سزا نہ ملے۔ مگر سزا ضرور ملیگی۔ اسی طرح اور باتوں میں ہوتا ہے بس تم غفلت کو دور کرو۔ تاکہ دنیا کا مقابلہ کرکے کامیابی حاصل کر سکو ؛

خطبے میں بولنا گناہ ہے

جب دوسرے خطبے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا۔ کہ کوئی شخص خطبہ کے دوران میں بولا تھا اسے جو کچھ کہنا ہے اب کہہ لے۔ عرض کیا گیا کہ کسی نے بلند آواز سے دعا کی تھی۔ فرمایا جب امام بولائے۔ تو بولنا جائز ہے۔ ورنہ خطبہ کے دوران میں بولنا سخت غلطی اور گناہ عظیم ہے اگر دعا کرنی ہو تو آہستگی سے کرنی چاہیئے۔ کہ دوسرے کو یہ دھوکا نہ لگے۔ کہ کوئی بول رہا ہے بعض جگہوں سے اطلاع آئی ہے۔ کہ لوگ خطبہ کے دوران میں بول پڑتے ہیں۔ یہ غلطی ہے اور گناہ ہے۔ اس کا خاص خیال رکھنا چاہیئے ؛

کامیابی کا گر

پھر الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ۔ پڑھتے ہوئے فرمایا یہ کامیابی کا گر بتایا گیا ہے۔ اللہ کی تعریف ہو جس نے ہمیں صحیح رستہ دکھایا۔ پھر خدا سے گناہوں کی معافی مانگے۔ اور دعا مانگے۔ کہ غفلت سے بچایا جائے۔ پھر وہ طریق اختیار کرے۔ جو خدا تعالیٰ نے کسی کام کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ اور متوکل علیہ۔ اور یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ ضرور کامیاب کریگا۔ کیونکہ جو اس پر توکل کرتا ہے وہ ناکام نہیں رہتا ہے۔ اگر خدا نہیں ہے۔ تو پھر سب فریب ہے۔ اور اگر ہے۔ تو اس پر بھروسہ کرنے والے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے ذلیل نہیں ہو سکتے ؛

گوشوارہ آمد چندہ خاص تا ۲۴ جون ۱۹۲۲ء

کل آمد تا ۲۴ جون ۱۹۲۲ء مبلغ ۱۲/۱۰۱۴ ..

قادیان کے بعد اول بنگال بہار اور اڑیسہ ہے۔ دوم فیروزپور۔ سوم لاہور۔ چہارم دکن۔ پنجم سرحد۔ بنگال لاہور سرحد۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ سیالکوٹ۔ لائل پور جھنگ نے ترقی کی ہے۔ اور فیروزپور۔ دکن۔ پٹیالہ۔ ہندوستان کیمل پور۔ ڈیرہ غازیخان۔ بلوچستان۔ گجرانوالہ۔ دہلی۔ شملہ شاہ پور نے تنزل کیا ہے۔ کشمیر۔ راولپنڈی۔ گجرات منٹگمری۔ ملتان نے نہ ترقی کی اور نہ تنزل ؛

اب تک زراعت پیشہ احباب کا چندہ نہیں پہنچا ہے آئندہ چند روز تک امید ہے کہ یہ چندے انشاء اللہ پہنچ جائینگے۔ اور اسوقت شاہ پور۔ لائل پور۔ سیالکوٹ۔ گجرانوالہ۔ منٹگمری۔ ملتان وغیرہ کے ایک دم بہت بڑھ جائینگے۔ اسلئے دوسری انجمنوں کو بھی اس مقابلہ کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ ابھی تک جسقدر چندے کی امید و ضرورت تھی۔ اسمیں ابھی تک بہت کمی ہے۔ احباب ہر جگہ اس تحریک کو سست نہ ہونے دیں ؛

نمبر حال	نمبر سابق	نام حلقہ	رقم
۱	۱	قادیان مع گورداسپور	۱۱۲۱۵-۲-۶
۲	۳	بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ	۳۱۵۶-۱۵-۰
۳	۲	فیروزپور	۲۹۷۴-۱-۰
۴	۸	لاہور	۲۹۹۴-۰-۰
۵	۴	دکن	۱۹۱۳-۰-۰
۶	۷	سرحد	۱۸۱۸-۸-۰
۷	۵	پٹیالہ۔ انبالہ۔ جیند	۱۶۸۰-۱۳-۳
۸	۶	ہندوستان	۱۶۵۹-۱۴-۶
۹	۹	کشمیر۔ راولپنڈی۔ ہزارہ	۱۵۶۵-۲-۰
۱۰	۱۵	ہوشیارپور۔ جالندھر۔ لدھیانہ	۱۴۱۶-۸-۳
۱۱	۱۳	سیالکوٹ۔ امرتسر	۱۱۲۴-۶-۰
۱۲	۱۰	کیمل پور۔ ڈیرہ غازیخان۔ بلوچستان	۱۰۹۷-۳-۰
۱۳	۱۲	گجرانوالہ۔ شیخوپورہ	۱۰۵۳-۱۰-۰
۱۴	۱۳	دہلی۔ شملہ۔ حصار	۸۰۰-۰-۰
۱۵	۱۷	لائل پور۔ جھنگ	۷۶۳-۳-۶
۱۶	۱۶	گجرات	۶۹۶-۱۳-۰
۱۷	۱۴	شاہ پور	۶۵۰-۴-۰
۱۸	۱۸	منٹگمری۔ ملتان۔ سندھ	۵۰۷-۳-۰
۱۹	۱۹	بیرون ممالک	۲۰۹-۰-۰
		میزان	۳۶۷۹۵-۱۳-۰

ناظر بیت المال۔ قادیان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

کپڑا بننے کے سرکاری سکولوں میں داخلہ

اس انسٹیٹیوٹ میں پہلے سال کے لئے اعلیٰ جماعت اور صنعتی جماعت کا نیا داخلہ اکتوبر ۱۹۲۲ء کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ اور ایسا ہی دوسرے ڈسٹرکٹ سکولوں (۱) کرنال (۲) ملتان (۳) جلال پور جٹاں (۴) شام چوراسی میں۔

ہر جماعت کے لئے دس سے ۱۵ روپیہ تک کے دس وظائف دیئے جائینگے۔ بافندوں کے لڑکے یا بافندے صرف صنعتی جماعت کے وظائف لے سکینگے۔

داخلہ کی اجازت کے لئے درخواستیں ٹیکسٹائل ماسٹر کے پاس ۵ اجولائی ۱۹۲۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئیں پراسپکٹس حسب ذیل پتہ پر درخواست کرنے سے مل سکتا ہے۔

ٹیکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ ہال بازار امرتسر۔

عرق خضاب نمونہ شباب

پندرہ سالہ مشہور معروف ہر دلعزیز خضاب الیا سفید او رارزاں صرف ایک شیشی کا نفیس خوشبودار و بیضرر عرق جو بالوں کو مثل قدرتی کے پختہ خوشنما سیاہ کرتا ہے۔ ولایت اور ہندوستان میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ باندھنے کی دقت نہیں۔ اشتہار ہذا کو معمولی خیال نہ فرمادیں۔ ہم بفضلہ دروغگوئی کو لعنت اور دھوکا بازی کو مذہبی اور اخلاقی جرم سمجھتے ہیں۔ بجائے اس بے نظیر عرق خضاب نمونہ شباب کے کوئی دوسرا عرق عذاب خرید کر تکلیف و نقصان نہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی یک اونس معہ برش ۹ علاوہ محصول وغیرہ زیادہ کے خریداروں سے خاص رعایت احمدی ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

پتہ۔ منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب قادیان

انجینیرنگ سکول لدھیانہ سے پشاور میں

بوجوہات چند در چند جنوری ۱۹۲۲ء سے یہ سکول بہ اجازت جناب چیف کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کر دیا گیا ہے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے سکول کیلئے سابقہ کوتوالی بلڈنگ کا کل بالائی حصہ منظور فرمایا۔ اور جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سرشتہ تعلیم نے پشاور میں اس سکول کے مفید ثابت ہونے پر لوکل گورنمنٹ کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا۔ اور اپریل ۱۹۲۲ء سے کسی پٹھان طالبعلم کیلئے وظیفہ بھی منظور فرمایا سکول کی حیرت انگیز ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست سے اور انجنیر صاحبان کے معائنہ جات سے ہوسکتا ہے۔ پرنسپل مسٹر محمد سکندر خان صاحب سول انجنیر ہیں۔ جو بیس سال تک انجنیرنگ کالج حیدرآباد دکن میں پرنسپل رہ چکے ہیں۔ انٹرنس تک کی تعلیم کے طلباء اوورسیر کلاس میں اور مڈل تک کی تعلیم کے طلباء سب اوورسیر کلاس میں داخل ہوسکتے ہیں مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

منیجر۔ انجنیرنگ سکول پشاور

قادیان میں اراضی خریدنے کے خواہشمند احباب

مطلع رہیں کہ ہمارے انتظام میں عموماً ہر وقت ہر قسم اور ہر موقعہ کی زمین موجود رہتی ہے تفصیلات بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جاویں۔

اس وقت محلہ دارالرحمت قادیان میں احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کے قطعات موجود ہیں قیمت حسب موقعہ فی مرلہ ۵ روپیہ سے ۵ روپیہ اور للعہ ۵ روپے ہے محلہ دارالفضل میں بھی زمین موجود ہے۔ جو قادیان سے نسبتاً کچھ فاصلہ پر ہے۔ اس کی قیمت حسب موقعہ فی مرلہ ۵ روپیہ اور ۵ روپیہ ہی ہے

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیان پنجاب

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کے واسطے بیحد مفید ہے آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ حکیم رحمد الدین صاحب نے ستر برس کی عمر تک اسکو استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں حسب مریض کو استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا۔ اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سینکڑہ معہ محصولڈاک عمر

المشتہر

سید عبد العزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

الخطبہ

الہ دوہا یا مستری ساکن فیروز والہ (گوجرانوالہ) جو خاص کاریگر ہے عمر ۱۸۔۱۹ سال ہے اس کے لئے رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ صاحب مذکور سے اہل حاجت خط و کتابت کریں۔

تحفۂ شہزادہ ویلز اردو

پہلا ایڈیشن مدت ہوئی ختم ہو چکا۔ مگر اس کی مانگ بدستور جاری ہے۔ اس لئے دوسرا ایڈیشن بھی عنقریب شائع ہو گا۔ جن دوستوں نے ابھی اس بیش بہا کتاب کو نہیں منگوایا۔ وہ اپنے اپنے آرڈر جلد دفتر بک ڈپو میں بھیجدیں ورنہ طبع ثالث کا انتظار کرنا پڑیگا۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

دنیا میں بہشتی زندگی

اگر آپ دنیا میں بہشتی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو سورۂ نور کی تفسیر فرمودہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مطالعہ کیجئے

جس میں تمدنی معاشرتی اور خانگی اہم امور کے بارے میں خدا تعالےٰ کے ارشادات بتائے گئے ہیں۔

دفتر ایڈیٹر الفضل قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار نئی کتابیں

جو اب تک شائع نہیں ہوئی تھیں۔

{باجازت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی شائع ہوئی ہیں}

منن الرحمٰن	۱۲/
البلاغ فریاد درد	۸/
ترغیب المومنین	۳/
تجلیات الٰہیہ	۱/

پتہ
مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

قادیان میں اراضی خریدنے کا ایک بہت عمدہ موقعہ

میرے پاس قادیان میں ایک بہت عمدہ موقعہ کی اراضی قابل فروخت موجود ہے۔ جو راستہ بھینی پر باؤوں کے باغ سے جانب مشرق واقع ہے۔ مسجد مبارک سے قریباً اتنے ہی فاصلہ پر واقع ہے۔ جتنے پر ایڈیٹر صاحب فاروق کا مکان ہے۔ زمین اونچی جگہ واقع ہے۔ بھرتی وغیرہ کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اور پیداوار کے لحاظ سے بہت اچھی ہے۔ اور باغ وغیرہ لگانے کے لئے بھی نہایت موزوں ہے رقبہ ۱۲-۱۴ کنال کے قریب ہے۔ قیمت فی کنال ڈیڑھ سو روپیہ وصول کی جائیگی۔

المشتہر
چوہدری فتح محمد سیال۔ قادیان

امرتسر بڑی تجارت کی منڈی ہے

ہر ایک قسم کا مال مثل منیاری۔ بزازی۔ لوہار۔ لکڑی چمڑا شال۔ کنگھا۔ گوٹا۔ اور جس جس قسم کا چاہیں ہماری معرفت منگائیں۔ انشاء اللہ عمدہ اور بکفایت روانہ ہو گا۔ نرخ دیکھ چاہیئیں۔ نصف روپیہ پیشگی اور نصف کا وی پی یا بذریعہ بنک سارا روپیہ پیشگی روانہ کرنیوالوں کو ایک فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ اگر کسی قسم کا مال فروخت کرانا ہو تو آڑہت پر ہو سکتا ہے۔

احمدی برادرس امرتسر

زمینداروں کو فرض

قادیان کی زمینوں کے متصل بھینی بانگر ایک گاؤں جو تمام احمدیوں کا گاؤں ہے۔ وہاں ایک غریب احمدی سود خوار ہندوؤں کے قرضہ میں دبا ہوا ہے۔ اس قرضہ کو ادا کرنے کیلئے سات گھماؤں زمین بیچتا ہے۔ نرخ ۲۵۰ روپے فی گھماؤں زراعت کے شوقین لوگوں کیلئے اچھا موقعہ ہے زمین بہت اعلیٰ ہے۔ درخواستیں بنام

چوہدری فتح محمد سیال قادیان

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعودؑ اور حکیم الامۃ خلیفہ اول یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ ککروں کے لئے اور نظر بڑھانے کے لئے ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کرکے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو تو بیشک واپس کر دے۔ قیمت سرمہ فی تولہ ۴/ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵/

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل و عِرق النسا وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲/ فی تولہ قسم دوم ۸/ فی تولہ

المشتہر
احمد نور کابلی سوداگر قادیان۔ پنجاب